گلفشانِ تبسم معروف بتا

مولانا ملا زمان صاحب مدظلہ العالی

شرح ہیکل

مصنفہ مولانا محمد عالم صاحب مدظلہ العالی

مشتہر مطبع علی عشر
مطبع محمدی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر چیز کی ابتدا اُس ذات پاک کی حمد کے ساتھ زیبا ہے جسکی عبادت ہر ایک ملت مین ایک سی مادہ
سے کی جاتی ہے گو اصطلاح ہر ایک کی جدا جدا ہے اُسکی وہ عظمت ہے کہ اپنی ایسی مخلوق کا جس کی
صورت طرح کی اختلاف مین یا نمین جدا جدا مین ایک کی صورت ایک ہی نہین ملتی سب کی طبیعتین
یکسان نہین بغیر کسی کی مشورہ کے انتظام کرنا ہے تجھ کے کیڑے سے لیکر ہاتھی کا بچہ تجھے
بے خدمت وزیری ہو پہنچا ہے ہر چیز مین اُسکا ظہور ہے نور شیشین نور برق مین تڑپ دریا مین موج
موتی مین آب سنگ مین شرار یاقوت مین رنگ گل مین بو دیر مین صنم حرم مین اللہ جسم مین جان
فانوس مین شمع وہی ہے اُسکے اوقدرت اور مہر صنعت کا ایک نقش ہے تو اس عالم شہود مین
انسان کی مثل ہے۔ اُس نے بندون کی راہبری کے لیے انسان کے قبیل گروہ مین سے
ایک برگزیدہ جماعت کو منتخب کرکے اپنا پیغمبر بنایا الہی زبان سے اپنے احکام سنائے ان
رسولون نے مواعظ و نصائح کے نور سے بنی آدم کے قلوب کو روشن کیا لاکھ لاکھ درود
اُس رسول امی پر جو جس نے انسانون کے واسطے علم ہدایت بلند کیا ہے اور گناہگارون
کے لیے اعلی درجہ کے وسائل نجات مہیا کیے ہین اور درود نامحدود اُنکی آل پر جو سفینہ نجات

ہین اور انکو اصحاب پر بھی ہو جو اجمی نفر و علامات ہین۔
جاننا چاہیے کہ چہل کاف ایک مشہور دعا ہے جسے بہت سے مسلمان بطور ورد کے پڑھتے ہین مگر
ایسے لوگ کم دیکھے جو یہ سمجھتے ہون کہ یہ نظم ہے یا نثر اور ہم کو کس طرح پڑھنا چاہیے اس کے
معانی کا سمجھنا تو درکنار صحت کے ساتھ الفاظ بھی نہین ادا کرتے اسی وجہ سے اسکے بعض الفاظ
قواعد نحو کے بالکل مخالف معلوم ہوتے ہین اور بعض الفاظ کے معانی لغات سے مطابق
نہین ہوسکتے۔ ان دونون خرابیون کے پیدا ہونے کی یہی وجہ ہے کہ بے تحقیق الفاظ
معانی محض تقلیداً سیکھ کر پڑھتے ہین۔ حالانکہ اس دعا کے الفاظ قواعد نحو کے مطابق ہین
لغات اس مین باسمنی ہین ہر ایک شعر اس مین فن عروضی ہے۔ اسکو چہل کاف اسلیے
کہتے ہین کہ چالیس کاف جمع ہین۔ بعض شیعہ اثنا عشری کی زبانی معلوم ہوا کہ یہ دعا حضرت
مولا علی کرم اللہ وجہہ کا کلام ہے طرز آپ کے ملفوظات نثر مین اسکا پتہ ہے نہ دیوان نظم مین
شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی اور مولوی عبد الحکیم صاحب لکھنوی وغیرہ علما کی تحقیقات سے
معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا حضرت پیران پیر کی طرف منسوب ہے۔
مین نے یہ مناسب سمجھا کہ اسکی ایک آسان سی شرح زبان اردو مین لکھی جاے اور
اسکو ایسا سہل کیا جاے کہ کوئی اشکال باقی نہ رہے اور جتنے اختلاف اسکے نسخون مین
پائے جاتے ہین وہ بھی کھولدیے جائین۔
اس وجہ سے مین نے اسکی یہ شرح لکھی ہے اور حتی الوسع بیان مین نہایت سہولت برتی
قدر جو شعر قواعد نحو کی مطابق صحیح معلوم ہوا اسکو اسی طرح لکھا ہے اور جس طرح ثقات مین
مشہور ہے اس طرح بھی بیان کر دیا ہے اور ہر ایک مصرعہ کا وزن بتایا ہے تقطیع کر دی ہے
اور اسکی کوتہ کے طریقے پڑھنے کے احمال جسقدر معلوم ہوے بیان کیے ہین اور اس کے
نقش بھرنے کے طریقے بھی لکھدیے ہین۔
شاہ رفیع الدین صاحب نے چہل کاف کی اس طرح تصحیح کی ہے۔

كَفَاكَ رَبُّكَ كَرْبَ كَيْفِيكَ وَاكِفَهْ	كَفَكَافُهَا كَفَيْنِ كَانْ مَنْ كَلَكْ
تَمَرُّ كَرَّا كَرِّ الْكَرِّ تَرْبِيَهْ	تَحَلِّي مُشَلْشَلَهْ كَلَكْ لِكَ لَكَكْ
كَفَاكَ مَا بِي كَفَاكَ الْكَافُ كَرْبَهْ	يَا لَوْ كَبَا كَانْ تَحَلِّي لَوْ كَبَا لَفَلَهْ

اور دلف اسواف المتفعین نے اشعار مذکورہ کی اس طرح بھی تصحیح کی ہے۔

كَفَاكَ رَبُّكَ لَوْ يَكْفِيكَ وَاكِفَهْ	كَفَكَافُهَا كَفَيْنِ كَانْ مَنْ كَلَكْ
تَمَرُّ كَرَّا كَرِّ الْكَرِّ تَرْبِيَهْ	تَحَلِّي مُشَلْشَلَهْ كَلَكْ لِكَ لَكَكْ
كَفَاكَ مَا بِي كَفَاكَ الْكَافُ كَرْبَهْ	يَا لَوْ كَبَا كَانْ تَحَلِّي لَوْ كَبَا لَفَلَهْ

اور بعض نسخون مین دوسری بیت کا دوسرا مصرع اس طرح ہے۔

تَحَلِّي مُشَلْشَلَهْ كَلَكْ لِكَ لَكَكْ

اور بعض روایت مین اس مصرعہ کے الفاظ اس طرح بھی پائے گئے ہین۔

تَحَلِّي مُشَلْشَلَهْ كَلَكْ لِكَ لَكَكْ

اور بعض نسخون مین دوسری بیت کا پہلا مصرع اس طرح آیا ہے۔

كَفَاكَ رَبُّكَ كَافُ الْكَافِ كَرْبَهْ

یہ ابیات ایک قطعہ ہے وزن اسکا بحر بسیط ثمن سے ہے اور بحر بسیط کی اصل پر مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن دو بار تمیون بیتون کے چھون مصرعون مین آخر کے رکن کہ عروض و ضرب کہلاتے ہین مخبول واقع ہوے ہین فعلن کے وزن پر باقی رکن کہین سالم ہین اور کہین مخبون ہین یعنی مفاعلن کے وزن پر اور کہین فعلن کے وزن پر اور فعلن مین عین متحرک ہے بیت اول کا وزن یہ ہے کَفَاكَ رَبُّ مفاعلن کَ کَ فعلن کَيْفِيكَ مستفعلن كَفَتَنْ فعلن + كَفَكَافُهَا مستفعلن لَكَمْ فعلن نِ كَانْ مِنْ مستفعلن لَكَمْ فعلن +

اور صیغہ ثانی کا وزن مُنْفَکًّا کی تقدیر پر بھی یہی ہے بیت دوم کا وزن تگر گرگفا علن
ری گگرا علن رگگر ری فعلن مستفعلن گبدن ۔ اور گیدی کی تقدیر پر بھی یہی وزن ہے ۔ گگی
شاک مستفعلن شکتن فعلن گگلن مفاعلن لگلی فعلن ۔ اور کلکا اور لک لکلکا کی تقدیر پر بھی یہی
وزن ہے اور اس رعایت کی بموجب ۵ گگی شکتہ گگت لکلکا کا ۔ تقطیع یوں ہوگی ۔
گگی شاک مستفعلن شکتن فعلن کلات لکل مستفعلن لکلکا فعلن ۔ بیت سوم کا وزن کفاک ا
مفاعلن بی کفا فاعلن کف لکاف گر مستفعلن ہو فعلن ۔ اور کفاک ب کاف لکاف کر تہ
ی تقدیر پر یوں تقطیع ہوگی ۔ کفاک ب مفاعلن بکلکا فعلن فلکا فکر مستفعلن ہو فعلن ۔ باکو
لین مستفعلن کان رح فاعلن کی گو کبال مستفعلن فلی فعلن ۔ اور کوکب الفلکا کی تقدیر پر بھی
یہی وزن ہے شرح الفاظ و اعراب و بیان معنی کَفَاکَ رَبُّکَ وَکَفٰی بِهٖ اَلْفَهٗ
لفظ کفاک مِن پہلا کاف مفتوح ہے اور فا بی مفتوح ہے اسکے بعد الف ساکن ہے اور دوسرا
ف مفتوح ہے کفی صیغہ امنی ہے مصدر اسکا کفایت ہے معنی اسکے یہ ہیں کافی ہے تجھکو رَبُّکَ مین
را مہملہ مفتوح ہے اور بای موحدہ مشدد مضموم ہے اور کاف مفتوح ہے ضمیر خطاب کی کہ اسکے معنی ہیں
پروردگار تیرا ہم مین کاف مفتوح ہے اور میم ساکن ہے اور یہ لفظ بہت اور بسیار کے معنی مین ہے اور
وَکَفٰی بِهٖ مین بای تحتانی مفتوح ہے اسکے بعد کاف ساکن اور حرف فا کسور ہے بعد اسکے بای تحتانی
معروف اسکے بعد کاف مفتوح ہے کفی صیغہ مضارع ہے مصدر اسکا بھی کفایت ہے معنی اسکے یہ ہیں
کافی ہے تجھکو اور اَلْفَهٗ مین ہمزہ مفتوح ہے بعد اسکے الف ساکن اور کاف مکسور اور فا مفتوح اور
ہ خوفانی ہے تینون معنی و فتحہ مین یہ لفظ اسم فاعل مونث کا صیغہ واحد ہے مخلاف جمع مصرح دو جملہ
علیہ ہیں پہلے جملہ مین کہنے فعل ماضی ہے کہ و مفعولون کو چاہتا ہے ایک مفعول کاف ضمیر خطاب ہے
دوسرا مفعول مقدر ہے کہ وہ مقصودک وغیرہ ہے رب بضم بای موحدہ اسکا فاعل ہے اور مضاف ہے
کاف مقصود کی طرف یہ جملہ یعنی کفاک یا تو وعایہ ہے یا خبریہ اسکو اسلئے ذکر کیا ہے کہ اسمین قوت
دیا اللہ تعالی نے تجھ پر عطا کی ہین اُن پر خیال کرنے سے امید قوی ہوتی ہے کہ اور بھی

عطا کرے گا اور کم خبریہ ہے اور نصب کو محل مین مصدریت یا ظرفیت کی جو سی ہو اور کم کے معنی
جو منصاع ہے وہ استقبال کے لیے ہے یا حال کے لیے یا استمرار کے لیے اور دوسرا لفظ لیکیک
ہے اور لفظ کفایت لغت عرب مین مفعول دوم کی طرف بغیر حرف جر کے متعدی ہوتا ہے اور دوسرا
کے معنی چکنا ہین اور واکفہ سو مراد نازلہ اور واقعہ ہے اور مراد اس سے وہ مصیبت ہے کہ
جو بجلی کے سبب آسمان سے نازل ہوا اور واکفہ حقیقت مین صفت ہے موصوف کا محذوف
ہے اور وہ لفظ صاعقہ ہے اور یہ لفظ لیکیک کا مفعول دوم ہے اور اس لفظ پر دو زبر مین کیونکہ
مفعولیت کے مقام مین ہے اور لفظ لیکیک کا مفعول کاف ضمیر خطاب ہے اور جملہ اول یعنی کفاک
مفعول دوم کو اسلیے حذف کر دیا ہے کہ شہرت کا فائدہ حاصل ہو جاوے اور جس کسی ایک چیز مین سے
اور اس مین اختصار بھی ہے معنی اس مصرع کے یہ ہین کفایت کی ہے تجھکو نیزے پر وہ کافر
وہ بہت کفایت کرنیوالے تجھکو مصیبتون سے اور یون بھی معنی ہو سکتے ہین کہ نیزے سے تیرا دوسرا
جماعت کو شر سے جو جماعت مصائب و حوادث نازلہ مین لکفاہم الکمین کان شر لکفاک
لفظ لکفاہم مین کاف اول کو کسرہ ہے اور فا کو سکون اور کاف دوم مرفوع اور الف پر سکون
اور فا دوم مضمومہ اور ہا پر فتح اور الف پر سکون ہے لکفاک کہنا اول مصدر مرفوع مبتدا ہے
مضاف جو ضمیر ہا کی طرف جو واکفہ کی طرف راجع ہے یہ مصدر لازم اور متعدی دونون معنی مین
آتا ہے اسکے معنی ہین پھیرنا اور پھرنا اور زائل کرنے کے معنی مین بھی آتا ہے اور لفظ لکمین مین
اول شبہ کے لیے ہے اور مفتوح ہے اور لکمین غالباً کمون کے معنی مین ہے جو مصدر ہے معنی اس
دشمن کی تاک کو پیچھا مین بعضے کہتے ہین کہ کمین امیر کے درون پر چھپے ہوئے کے معنی ہین
اُن لوگون کو کہتے ہین جو مقام جنگ مین دشمن پر حملہ کرنے کے لیے چھپ جائین اور لفظ کان
کاف مفتوح الف ساکن اور نون مفتوح ہے اور یہ کان تامہ ہے معنی اسکے ہے اور ہو وہ یعنی
نکلتے ہین اور لفظ شر مین میم مکسور اور نون ساکن ہے اور یہ حرف زائد ہے اور اسکے کا ترجمہ
اور لفظ لکاک لام کے ضمہ اور کاف اول کے فتحہ اور کاف دوم کے سکون سے ہے اور

معنی مین ہی اور لکاک کتاب کو وزن پر بھی اس معنی مین آیا ہی اور لکاک لام کے فتحہ اور کاف
اول کے کسرہ سے لفظ لکیک کا مخفف ہی اور لکیک امیر کے وزن پر اس لشکر کو کہتے ہین جو جمع ہو
مگر لکاک مین کاف دم کو رعایت قافیہ کی وجہ سے کسور پڑھتے ہین اور کسرہ کو اتنا کھینچتے ہین کہ
ایک یا سے معروف پیدا ہو جاتی ہی اور لکاک کی جگہ مشہور لکاک ہی یعنی لام پر کاف مشدد ہی اور
لکاک کے معنی صیاد اور شکاری کے بیان کرتے ہین مگر لغت سے اسکی تائید نہین ہوتی شاید
کاتبون نے غلطی کی ہو بعضے اسکی جگہ منکلکا بیان کرتے ہین اور منکلکا مین احتمال ہی کہ بضم
اول مرکب ہو منکل سے جو بمیم مضموم اور کاف مکسور کے اسم فاعل کا صیغہ ہی انکال سے انکال کے معنی
دفع کرنا ہین منکل کی آخر مین کاف مفتوح ہی ضمیر خطاب کے لیے اور الف اشباع کے لیے ہی نظر
اس صورت مین سہ حرف جز نہو گا بعضے کہتے ہین یہ لفظ مرکب ہی سہ حرف جر اور لکاک بضم
کاف و فتح لام اور کسرہ کاف آخر سے مگر الف اشباع کے لیے آخر مین لگا کر لکلکا پڑھتے ہین
بہر صورت لکلکا نامبتدا ہی اور ما بعد اسکا اسکی خبر ہی اور مبتدا اور خبر ملکر یہ پورا جملہ لفظ واقعہ کی جو
مصرع اول کی آخر مین واقع ہی صفت ہی معنی پورے مصرع کے یہ ہین کہ اُن مصیبتہاے
نازلہ کا پھرنا اور ٹھہرنا ایسا ہی جیسے لشکر اکٹھا ہو کر اپنے دشمن کی آنے کے انتظار مین کسی جگہ چھپکر بیٹھے
اہل صوت کہتے ہین کہ کاف لکین مین اسم اعظم ہی لکین ایک فرشتہ کا نام بتاتے ہین جسکے تابع
کاف کے تمام موکل ہین اور وہ اسرار کاف اور اسم اعظم کاف کا حال ہی اور ملکا عرش پر ایک
مقام کا نام ہی جہان وہ فرشتہ رہتا ہی اس تقدیر پر معنی اس مصرع کے یون کرتے ہین کہ اسی
جماعت مصیبتون کی جسکا ایجاد کرنے والا وہ فرشتہ ہی کہ نام لکین ہی اور وہ اسم اعظم
کاف کا حال ہی اور مقام اسکا ملکا ہی گرّا گرّا گرّا گرّی گرّی گرّی
لفظ گرّ مضارع واحد مونث غائب کا صیغہ ہی اسکا مصدر گرّ ہے جسکے صیغہ باب ضرب ضرب
کے وزن پر مستعمل ہین اور کر کے معنی روکنا اور باز رکھنا اور حملہ کرنا ہین چنانچہ گری بشری کی
وزن پر حملہ کو کہتے ہین اور مگر میم کے فتحہ سے حملہ کی جگہ کو کہتے ہین اور میم کے کسرہ سے حملہ کرنیوالے کو

غرض کہ اگر مین ہای فوقانی مفتوح ہو اور کاف مکسور اور رای مہملہ مشدد اور مضموم ہو اور ہای
اگر اِمین کاف مفتوح ہو اور رای مہملہ مشدد ہو اور اُس پر تنوین یعنی دو قطعے ہین اور علامت
یہ ہے کہ الف اُسکے ساتھ نلکھتے ہین اور یہ لفظ اکثر کا مفعول مطلق ہو کہ اکثر کو کہتے ہین اور
بات کی تمہید بھی اس سے مقصود ہو کہ صفت تشبیہ کے ساتھ واقع ہوتی ہو اور رگز الکمین
اول کا پہلا کاف مفتوح ہو اور یہ حرف تشبیہ کا ہے مثل اور مانند کے معنی مین اور یہ
کاف بھی مفتوح ہو اور رای مہملہ مشدد مکسور ہو اور یہ رگز مضاف ہو دوسرے کرکی طرف ا
دوسرے کر یہ کہ مضاف الیہ ہو الف لام سا کن ہین اور کاف مفتوح ہو اور رای مو
مکسور ہو اور کر کھجور کی درخت کی چھال اور یہ تون کی بنا اور موٹی رسی کو کہتے ہین اور
رسی کو بھی کہتے ہین جسکے ذریعہ سے درخت پر چڑھتے ہین اور پالان کی رسی کا نام بھی ہو
پہلے لفظ کر یعنی مضاف سے مراد ہے ٹا اور رگ کہ ما بعض اجزا کا بعض کے ساتھ ہو اور د
لفظ کر یعنی مضاف الیہ سے مراد موٹی رسی تو اور حرف فی فاکر مکسور اور رای معروف سے در
ہو اور دو مین بیچ اور مین کہتے ہین اور کبد محرور سنون یہ بعضے نسخون مین کبدی ہو
صورت مین کبد محرور مضاف اور ای ضمائی ضمیر متکلم واحد مضاف الیہ ہو اور اب لفظ
کے معنی مین ہو گا جسکا سر جہاد پر ہو اور کبد کاف کے فتح اور ہای موحدہ کو کسر دو
معنی مین ہو اور کہد کاف اور ہای موحدہ دونون کے ضمون کے معنی مین اور سخت کو
ہین اور اسی معنی مین لفظ کبد اللہ تعالی کے اس قول مین بھی واقع ہوا ہے لقد خ
الانسان فی کبد جب اس لفظ کو مکر کے معنی مین لیکے تو ای متکلم ہو اور شدت کی
لین تو یا استعمال کو لیے ہو اور اگر یا نہ لکھین تب بھی ثابت رہین گی وجہ یہ کہ کبد مین الف
دوسرے پڑھے جائینگے جو تنوین کی علامت ہین اور یہ پورا مصرعہ کہ جملہ ہو اُس
کی صفت دوم ہو اور ضمیر جو اس موصوف مین ہو وہ فاعل ہو اس جملہ کا بس اگر تنی کہ
لیے قرار دین اور کبد کے معنی شدت لین تو معنی مصرع کے یہ ہونگے اور وہ بلا نازل طلا

حملہ کرنا معنی مشقت مین جس طرح موٹی رسی بل کھاتی ہو اور اگرنی کے معنی اور پرتو بزرگ
اور کیسہ کے معنی جگہ کہین تو معنی مصرع کے یون ہونگے اور وہ بلا نازل حملہ کرتی ہین حملہ کرنا
بڑی جگہ پر اس طرح جیسے موٹی رسی بل کھاتی ہو فَتَخَلَّتْ مُشَكِّكَةٌ كَلُكْلُكٍ فَكَلَّكٍ
لفظ تخلی صیغہ مضارع واحد حاضر ہے حکایت بمعنی شاہد ہونے سے نکلا ہے اور لفظ تخلی مین
ا نی تو تانی مفتوح ہے اور حا ے حطی ساکن اور کاف مکسور اور یا ے معروف اور مشکشکہ منصوب
مفعولیت کی وجہ سے اور ما نو ذہ ہے مشکشکہ اسکو کہتے ہین جو تیز ہتھیار کو یا ہتھیار کی
دار کو کہتے ہین اور مراد اس سے نیزہ اور تیر وغیرہ ہوتے ہین جنکی دار تیز ہو اگرنی ہو اور
مشکشکہ کے معنی نیزہ وغیرہ مارنا بھی ہے اور مشکشکہ اسم فاعل مونث کا صیغہ ہے اسی
مضاعف کے وزن سے اس لفظ مین حرف آخر جو ہے وہ تانیث کی علامت ہے تو ہم
مضموم ہے اور شین اول مفتوح اور کاف اول ساکن اور شین دوم مکسور اور کاف دوم
مفتوح ہے اور تاے نو تانی پر تنوین یعنی دو فتحہ ہین چونکہ یہ لفظ ہتھیار یا نیزہ جماعت کی ہے
اگر کی صفت واقع ہوا ہے اسلیئے مونث کی صیغہ پر آیا ہے اور اسکو دو فتحہ اسلیئے دیے گئے ہین کہ
تخلی کا مفعول ہے اور یہ موصوف ہے صفت اسکی کلکلک ہے اور لفظ کلکلک مین پہلا کاف
اسی ہے مثل کی معنی مین اور یہ مثل کی معنی مین ہو کر مضاف کلکلک کا اور لک لک بڑھ کے
وزن پر اس چھوٹے اونٹ کی معنی مین ہے جو بہت موٹا تازہ ہو اور لک لک کا کاف آخر کے
دوسرے ہین یعنی تنوین کے ساتھ پڑھتے ہین اور لک لک مضاف الیہ موصوف ہے
صفت اسکی للگ ہے اور کاف گنجون سے سخت ہین اور پر گوشت یعنی
موٹے تازے کو کہتے ہین اور یہان کاف آخر کو کسرہ ہے اور اس کسرہ کو رعایت قافیہ
کی وجہ سے اشباع کے ساتھ اس طرح تلفظ کرتے ہین کہ یا آخر مین ملتفظ ہوتی ہے اور اس
لفظ کی جگہ مشہور کلکائی جسکے آخر کے کاف کو کسر مع التنوین چاہیے مگر الف اشباعیہ
پڑھتے ہین بہر صورت تخلی مشکشکہ الی آخر لفظ واقعی صفت ہوم ہے اور یہان خوف

فاعل کی ہے وہ والفرکی طرف راجع ہے اور لک لک بتشبیہ ہے شکشکہ کی صفت ہے اور
لک لک کے بعد جو لفظ للک آیا ہے یہ لفظ لک لک کی صفت ہے یعنی اس مصرع کے معنی
شاہ ہے وہ مصیبت ہتھیار بند جماعت کے آتے ہتھیار ون کے مشابہ ہے جیسے موٹا کا
سخت گوشت اونٹ ہوتا ہے کَفَاکَ مَا بِیْ کَفَاکَ الْکَافُ کَرَّتَیْنِ لفظ کفاک مین
کاف اول مفتوح ہے اور فا بھی مفتوح ہے اور الف ساکن اور کاف دوم بھی مفتوح ہے اور بائی مین
میم مفتوح ہے اور الف ساکن اور یاء موحدہ مکسور اور یاء تحتانی معروف اور کفاک دوم بھی
اسی طرح ہے اور الکاف مین الف لام ساکن مین اور کاف مفتوح اور الف ساکن اور
فا مضموم ہے اور کاف لفظ کافی کا مرخم ہے یعنی یاء تحتانی کو آخر سے حذف کر دیا ہے اور اسی
اصطلاح مین ترخیم کہتے ہین اور کافی اللہ کا نام ہے اور کاف چونکہ فاعل واقع ہوا ہے اس لیے
حرف فا کو ضمہ دیا گیا ہے اور کرتین کاف مضموم ہے کرت بروزن عزت کے معنی پریشانی
اور خستہ حالی کے ہین اور کفاک کی آخر مین کاف خطاب کے لیے ہے اور یہ خطاب دل کی
طرف ہے اور بائی کے پہلے اور بعد جو کفاک ہے یہ دو جملہ ہین اور دونون دعائیہ ہین کہ دل
حق مین دعا کی ہے اور بائی مین ما موصولہ ہے اور مراد اس سے تکلیفین اور دکھ ہین اور بی اسکا
صلہ ہے اور پہلے کفاک مین فاعل فعل کا وہ ضمیر ہے جو مستتر ہے فعل کفا مین اور وہ ضمیر جناب کی
طرف پھرتی ہے معنی اسکے یہ ہین کفایت کرے اللہ تعالی اور مخاطب کی ضمیر جو دل کی طرف
پھرتی ہے اور موصول یہ دونون اس فاعل کے مفعول ہین اور دوسرے کفاک کا
فاعل لفظ کاف یعنی کافی ہے جو کاف ضمیر کے بعد واقع ہے اور اس کفاک مین جو ضمیر مخاطب ہے
وہ مفعول اول ہے اور دوسرا مفعول کرت ہے اور کرت کی آخر مین ضمیر غائب جو موجود ہے
یائے موصولہ کی طرف پھرتی ہے معنی اس مصرع کے یہ ہین کفایت کرے تجھکو ای برے
دل تیرا پروردگار جو چھپ رہے مجھ مین ہے کفایت کرے تجھکو خدائے تعالی اس رنج
مین کی پریشانی سے۔ اور بعض نسخون مین جو اس طرح آیا ہے کَفَاکَ رُبُّکَ کَافٍ لِکَافٍ

کریمۃ تو اس صورت مین دو نون لفظ کاف اسم ظاہر کو صیغے مین صفت کا کاف یا کسی پہلے
لفظ کاف بک کی صفت ہو اور مضاف ہو دوسرے لفظ کاف کی طرف اسلیے پہلے لفظ
کاف کی فے کو پیش ہو اور دوسرے لفظ کاف کی فے کو کسرہ ہو کیونکہ مضاف الیہ
ہو جو ہمیشہ مجرور ہوتا ہو اور کسرہ اسکو اسواسطے دیا جاتا ہو کہ باری تعالی اسکے آخر سے حذف
ہو گئی ہو اصل مین کافی تھا دوسرے لفظ کاف کو الف لام چاہتے تھے کہ اسکے آخر مین یا باقی
رہی مگر یہان حذف کردی گئی جیسے لفظ استعال مین کہ اصل مین استعالی ہو اور پہلا لفظ کاف
فاعل ہو اور لفظ کریمۃ مفعول ہو اسلیے اسکی اے نونانی پر فتحہ پڑھتے ہین اور لفظ کریمۃ
مین مفرد ہو اور کثرت مضاف ہو ہی ضمیر غائب کی طرف اور یہ ضمیر مرجع خطاب کی
طرف راجع ہو اور کفاک بک مین کاف مخاطب کی ضمیر ہے اور یہان یا غائب کی ضمیر
ذکر کی اسکی وجہ یہ ہو کہ خطاب ہو غیبت کی طرف رجوع کیا ہو اور یہ ایک قسم علم بلاغت کی ہو یہ
لفظ کافی اور نون ملحقہ کو نکرہ والے کر معنی مین ہو یا لفظ کافی اللہ کا نام یعنی یہان لغوی معنی مراد
نہین اللہ کا نام مراد ہو اور لفظ کفاک کا ایک مفعول کاف ضمیر خطاب ہو اور دوسرا مفعول
محذوف ہو اور وہ لفظ من شر والفتنۃ ہے اور لفظ کاف الکاف مین جو پہلا کاف مضاف
ہو دوسرے کاف کی طرف باوجودیکہ دونون ایک مصدر سے نکلے ہین تو اس مین مضائقہ
نہین ایسی ترکیب کلام عرب مین جائز ہو جیسے لیلۃ اللیلا اس سے مبالغہ مقصود ہوتا ہو اور
یہ اول اس صورت مین صحیح ہو کہ دونون لفظ کاف کو کف سے مشتق مانا جاے جو مضاعف
ثلاثی مجرد ہو اور اگر اول کو کف مضاعف ثلاثی مجرد سے اور دوسرے کو کفی ناقص یائی
سے مشتق مانیگے تو اس صورت مین لفظ کاف اول موصوف اور دوسرا کاف صفت قرار
پائیگا اور اگر بقرار دین کہ لفظ کاف پہلا کفی ناقص یائی سے نکلا ہو اور دوسرا کف سے جو
مضاعف ثلاثی مجرد ہو تو اس صورت مین صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہوگی
اور یہ بھی درست ہے یا کوکبا کان یضیئ کوکب الفلاک لفظ یا حرف ندا ہو کوکب بفتح

کاف دل مکسور اور نسخ کاف دم مسکون ہی موحدہ آسمان کے ہر کو کہتے ہیں اور
یہ لفظ منصوب منون ہی یعنی ہی موحدہ پر دو زبر پڑتے ہیں اور علامت اسکی یہ ہی کہ
آخر میں الف لکھتے ہیں کان ہی کاف مفتوح الف ساکن اور نون مفتوح ہی اور یہ کلمہ
مصاع واحد غائب ہی کاب سو کلمہ کاب کے معنی مانند ہونا اور مشابہ ہونا ہیں اور
لفظ ہی ہی اور قانی مفتوح اور حاے حطی ساکن اور کاف مکسور اور یا ہی معروف آخر میں
اور کوکب دم مضاف ہی مگر صرف آخر پر اسلیے فتحہ ہی کہ کبکی کا مفعول واقع ہوا اور فلک
مضاف الیہ ہی اور فلک میں کاف مکسور رعایت نون کی وجہ سے اشباع کے ساتھ پڑھی گئی
ہی جیسے آخر میں ایک یا ہی تحتانی ملتفظ ہوتی ہی اور کسرہ فلک کا آخر میں اسلیے ہی کہ
مضاف الیہ ہی مگر مشبہ کوکب الفلک کا بھلکا ہی یہ مضاف کی وجہ سے کسرہ آگیا اگرچہ الف ظاہر
نہیں جانتا یا ہی شبیہ کو جانتا ہی لیکن الف شبیہ کا الحاق ہی کا آخر میں ضرورت شعری کی وجہ
ہی شعرائے متقدمین نے اسکو جائز رکھا ہی کو قاعدہ نحو کے برخلاف بدائی حرز ثمین میں لکھتے ہیں
کہ لم یختلف الف کو ساتھ شعرا کا لغت ہی شعرا کے لیے بڑے بڑے مقاصد اور مطالب ہیں جنکے
بہت سے علماے نحو نہیں جانتے اور پہلے کوکب سے دل مراد ہی اور دل کو کوکب اسوجہ سے کہا
کہ وہ عالی ہمت رفیع المنزلت ہی اور عقل فہم کے ساتھ منور ہوا ہی جیسے آگ کا نور اسکل
ہی اور جناب باری کی طرف التجا رکھتا ہی پس جس طرح اجسام نورانی ہیں اسی طرح دل بھی
منور ہی اور سناے اوجود دیکھنے کے ساتھ معرفت ہو جاتا ہی اسلیے اُس پر تکیہ کی علامت
نہیں لاتے بلکہ اُس پر پیش ہوتا ہی جو معرفت کی علامت ہی مگر یہاں کو کبا حوالے اور
اُس پر تکیہ کی علامت ہی تو وجہ اسکی یہ ہی کہ وہ شبہ مضاف ہی اور شبہ مضاف اُن الفاظ کو
کہتے ہیں جو مضاف کی طرح واقع ہوں اور کوکبا شبہ مضاف اسلیے ہی کہ نیت اُسکے
مقید کرنے کی مضاف کے ساتھ ہی جیسا کہ اس مصرع میں مصلیا سنا دی منصوب ہی مصرع
یا مصلیا لیس فی غیرہ ارب یعنی اے مصلی میرے لیے اُسکے سوا اور کوئی حاجت نہیں

وہی میرا مقصود ہے اور دعا مین آیا ہے یا حلیما لا تعجل و یا جوادا لا تبخل یعنی ای بردبار مت جلدی کر اور اے سخی مت بخل کر۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ معنی اس مصرع کے یہ ہین ای تارے (یعنی دل) کہ شباہت ہے آسمان کی تارے کے ساتھ اس صورت مین لفظ کان مصرع مذکور مین زائد ہے کیونکہ اسکے معنی کی اس جگہ ضرورت نہین اور اسکو صرف اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لیئے لائے ہین کہ دل کو یہ وصف اچھی طرح حاصل ہے پس کان نے اس وصف کی استحکام کی طرف اشارہ کیا۔

بعض محققین کا بیان ہے کہ یہ جملہ دعا کرنے والے کی نفس کی تعلیم کے لیئے ہے تاکہ وہ اپنے دلکو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لیئے ایسے الفاظ کے ساتھ ندا کرے جو بڑائی پر دلالت کرتے ہین جیسے تارے اور سید قوم اور طفل خوش لقا وغیرہ وغیرہ اور دل کو اس طرح سمجھائے کہ ای دل تو مومن ہے تو نور باطن سے منور ہے اور ستارہ آسمانی کی طرح تجھ مین بھی طبعی روشنی موجود ہے نصیحت کو میری متوجہ ہو اور سن کہ تو آسمانی ستارے کی حکایت کرتا ہے اور بلائے نازل کا دفعیہ اس سے چاہتا ہے حالانکہ تیرا خالق عبادت کی لائق ہے اسی سے دعا کرنا چاہیے اسی نے تیری کارگذاری حاجت براری کی ہے سوا اسکے مشکلات کا حل کرنا کسی کے بس مین نہین اور یہ حکایت مومن روشن دل کی لائق نہین ہے اسلیئے تو اس خیال سے درگذر کر اور اللہ کی طرف متوجہ ہو جا اپنے مطلب اور مقصود کو اس سے چاہ اسکے سوا دوسرے کی طرف امید مت لیجا اللہ سب پر قادر ہے کوئی اسکی برابری نہین کر سکتا نہ اسکے حکم سے سرتابی کرنے کی کس مین مجال ہے پس اپنے کام کے لیئے محتاج پاس فریاد لیجانا اور محتاج ایسے کو چھوڑنا بڑی بے عقلی ہے اسلیئے ایسی بات سے بچنا بہت ضرور ہے۔

چہل کاف کی اعداد

عامل لوگون نے چہل کاف کی اعداد کے حساب سے اسکی زکوۃ بھی مقرر کی ہے اسلیئے چہل کاف کے اعداد بیان کرنا ضرور ہین اور انکے بیان سے قبل سہولت کے لیئے حروف تہجی کے اعداد

بیان کیے دیتا ہون۔ یاد رکھو کہ قدیمی ترتیب حروف ہجا کی عربون کے یہان یون تھی
ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ ان الفاظ سے ایک بڑا کام
لیا جاتا تھا وہ یہ کہ عرب مین زمانہ سابق مین علامات ہندسہ نہین تھین نہین حروف ابجد سے
حساب کا کام بھی لیتے تھے چنانچہ ترتیب اعداد اس طرح ہے الف ب ج د
ہ و ز ح ط ی ک ل م ن س ع ف ص
ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ
اس قطعہ کے اعداد مشہور نسخون کی مطابق اس طرح ہین (۱) ؎ کفاک ربک
یکفیک واکفہ + اس مصرع مین اتنے حروف ہین ک ف الف ر ب م ی و ت۔ ان
تمام حروف کے اعداد ۱۰۵۰ ہوتے ہین اور یہ اس صورت مین ہے کہ واکفہ کی آخری تا
فوقانی کے عدد چار سو لیے جائین اور اگر اسکے عدد تاے ہوز سے لیے جائین تو اس تقدیر پر
تمام مصرع کے اعداد ۶۵۵ ہونگے۔ (۲) ؎ کفکا فہا لکمین کان من کلکا + اس مصرع مین
اتنے حروف ہین ک ف الف م ی ن ل۔ ان تمام حروف کے اعداد ۵۷۹ ہوتے
ہین (۳) ؎ تکرکرا لکرا لکرفی کبد + اس مصرعہ مین اتنے حروف ہین۔ ت ک ر
الف ف ل ی ب د جنکے اعداد کا مجموعہ ۱۴۴۸ ہے اور جب کہ کبد کی جگہ کبدی پڑھا
جائے تو ایک یاے تحتانی اور بڑھ جاے گی اور اب عدد ۱۴۵۸ ہو جائینگے (۴) ؎
تحکی شکشکہ کلک لک کلکا + اس مصرع مین اتنے حروف ہین ت ح ک ی م ش ل
الف۔ اور اعداد اتنے ہین ۱۷۰۹ اور یہ اس تقدیر پر ہے کہ شکشکہ مین تاے فوقانی کے عدد
چار سو لیے جائین اور جب کہ اس تا کے عدد ہاے ہوز کے سے پانچ لیے جائین تو تمام مصرع کے
عدد ۱۳۱۴ ہونگے اور یہ مصرع اس طرح بھی روایت کیا گیا ہے ؎ تحکی شکشکہ کلت
لکلکلکا + اس صورت مین اتنے حروف اس مصرع کے اندر ہین ت ح ک ی م ش
ل الف۔ انکے اعداد ۲۰۸۹ ہونگے مگر جب کہ شکشکہ مین تاے فوقانی کے عدد ہا کی طرح

پانچ لیے جائینگے تو ۱۶۹۴ ہونگے (۵) ے کفاک ابی کفاک الکاف کرتبہ + اس مصرع مین
اتنے حروف ہین ک ف الف م ب ی ل ا ت ہ انکے اعداد ۱۰۵۴ ہونگے اور بعض
نسخون مین یہ مصرع اس طرح ہے ے کفاک بک کاف الکاف کرتبہ + اس مین اتنے
حروف ہین ک ف الف ل ر ب ت ہ جنکے اعداد ۱۲۰۳ ہوتے ہین (۶) ے
یا کوکبا کان یحکی کوکب الفلک + اس مصرع مین اتنے حروف ہین ی الف ک و ب ا ن
ح ی ف ۔ جنکے اعداد ۳۸۹ ہوتے ہین۔

جب مصرع اول کی دونون قسم کے اعداد کو مصرع ثانی کے اعداد کے ساتھ جمع کیا جاوے تو
پہلی صورت مین ۱۰۵۰ و ۵۷۹ کا مجموعہ ۱۶۲۹ ہوگا اور دوسری صورت مین ۶۵۵
و ۵۷۹ کا مجموعہ ۱۲۳۴ ہوگا یہ دو مجموعے ہوے اور تیسرے مصرع کے دو مجموعے ہین ایک ۱۴۴۸
دوسرا ۱۴۵۸ جب ان دونون مجموعون کو ان دونون مجموعون سے ملایا جائیگا تو چار مجموعے
نکلینگے (۱) ۱۶۲۹ و ۱۴۴۸ کا مجموعہ ۳۰۷۷ (۲) ۱۲۳۴ و ۱۴۴۸ کا مجموعہ
۲۶۸۲ (۳) ۱۶۲۹ و ۱۴۵۸ کا مجموعہ ۳۰۸۷ (۴) ۱۲۳۴ و ۱۴۵۸ کا مجموعہ
۲۶۹۲ ۔ اور چوتھے مصرع کے دو مجموعے ہین ایک ۱۷۰۹ دوسرے ۱۳۱۴ جب
ان دونون مجموعون کو اگلے چارون مجموعون سے ملایا جاوے گا تو آٹھ مجموعے پیدا ہونگے
(۱) ۳۰۷۷ و ۱۷۰۷ کا مجموعہ ۴۷۸۶ (۲) ۲۶۵۲ و ۱۷۰۹ کا مجموعہ ۴۳۹۱
(۳) ۳۰۸۷ و ۱۷۰۹ کا مجموعہ ۴۷۹۶ (۴) ۲۶۹۲ و ۱۷۰۹ کا مجموعہ ۴۴۰۱ (۵)
۳۰۷۷ و ۱۳۱۴ کا مجموعہ ۴۳۹۱ (۶) ۲۶۸۴ و ۱۳۱۴ کا مجموعہ ۳۹۹۶ (۷) ۳۰۸۷ و
۱۳۱۴ کا مجموعہ ۴۴۰۱ (۸) ۲۶۹۲ و ۱۳۱۴ کا مجموعہ ۴۰۰۶ ۔ اور چوتھے مصرع کے اعداد
ایک نسخہ کی تقدیر پر ۲۰۸۹ بھی ہین اور ۱۶۹۴ بھی ہوتے ہین اس تقدیر پر آٹھ مجموعے اس
طرح حاصل ہوتے ہین (۱) ۳۰۷۷ و ۲۰۸۹ کا مجموعہ ۵۱۶۶ (۲) ۲۶۸۲ و ۲۰۸۹ کا مجموعہ
۴۷۷۱ (۳) ۳۰۸۷ و ۲۰۸۹ کا مجموعہ ۵۱۷۶ (۴) ۲۶۹۲ و ۲۰۸۹ کا مجموعہ ۴۷۸۱

(٥) ٣٠٧٧ و ١٦٩٤ کا مجموعہ ٤٧٧١ (٦) ٢٦٩٢ و ١٦٩٤ کا مجموعہ ٤٣٧٦ (٧)
٣٠٨٧ و ١١٩٤ کا مجموعہ ٤٧٨١ (٨) ٢٦٩٣ و ١٦٩٤ کا مجموعہ ٤٣٨٦ - پانچوین مصرع
کے عدد دو طور کے ہین ایک ١٠٥٤ جب انکو آٹھون مجموعون کے ساتھ ملایا جاوے تو
سولہ مجموعے حاصل ہون اس طرح (١) ٤٧٨٦ و ١٠٥٤ کا مجموعہ ٥٨٤٠ (٢) ٤٣٩١
١٠٥٤ کا مجموعہ ٥٤٤٥ (٣) ٤٧٩٦ و ١٠٥٤ کا مجموعہ ٥٨٥٠ (٤) ٤٤٠١ و ١٠٥٤ کا
مجموعہ ٥٤٥٥ (٥) ٤٣٩١ و ١٠٥٤ کا مجموعہ ٥٤٤٥ (٦) ٣٩٩٦ و ١٠٥٤ کا مجموعہ
٥٠٥٠ (٧) ٤٤٠١ و ١٠٥٤ کا مجموعہ ٥٤٥٥ (٨) ٤٠٠٦ و ١٠٥٤ کا مجموعہ ٥٠٦٠
(٩) ٥١٦٦ و ١٠٥٤ کا مجموعہ ٦٢٢٠ (١٠) ٤٧٧١ و ١٠٥٤ کا مجموعہ ٥٨٢٥ (١١)
٥١٧٦ و ١٠٥٤ کا مجموعہ ٦٢٣٠ (١٢) ٤٧٨١ و ١٠٥٤ کا مجموعہ ٥٨٣٥ (١٣)
٤٧٧١ و ١٠٥٤ کا مجموعہ ٥٨٢٥ (١٤) ٤٣٧٦ و ١٠٥٤ کا مجموعہ ٥٤٣٠ (١٥)
٤٧٨١ و ١٠٥٤ کا مجموعہ ٥٨٣٥ (١٦) ٤٣٨٦ و ١٠٥٤ کا مجموعہ ٥٤٤٠ اور اس
پانچوین مصرعہ کے دوسرے نسخہ کے عدد کہ ١٢٠٣ ہین یہ جب اُن آٹھ مجموعون سے ملائے جائین
تو سولہ مجموعے حاصل ہون جنکی تفصیل یہ ہے (١) ٤٧٨٦ و ١٢٠٣ کا مجموعہ ٥٩٨٩ (٢) ٤٣٩١
١٢٠٣ کا مجموعہ ٥٥٩٤ (٣) ٤٧٩٦ و ١٢٠٣ کا مجموعہ ٥٩٩٩ (٤) ٤٤٠١ و ١٢٠٣ کا
مجموعہ ٥٦٠٤ (٥) ٤٣٩١ و ١٢٠٣ کا مجموعہ ٥٥٩٤ (٦) ٣٩٩٦ و ١٢٠٣ کا مجموعہ
٥١٩٩ (٧) ٤٤٠١ و ١٢٠٣ کا مجموعہ ٥٦٠٤ (٨) ٤٠٠٦ و ١٢٠٣ کا مجموعہ ٥٢٠٩ (٩)
٥١٦٦ و ١٢٠٣ کا مجموعہ ٦٣٦٩ (١٠) ٤٧٧١ و ١٢٠٣ کا مجموعہ ٥٩٧٤ (١١) ٥١٧٦ و
١٢٠٣ کا مجموعہ ٦٣٧٩ (١٢) ٤٧٨١ و ١٢٠٣ کا مجموعہ ٥٩٨٤ (١٣) ٤٧٧١ و ١٢٠٣ کا
مجموعہ ٥٩٧٤ (١٤) ٤٣٧٦ و ١٢٠٣ کا مجموعہ ٥٥٧٩ (١٥) ٤٧٨١ و ١٢٠٣ کا مجموعہ
٥٩٨٤ (١٦) ٤٣٨٦ و ١٢٠٣ کا مجموعہ ٥٥٨٩ چھٹے مصرع کے عدد ٣٨٩ ہین انکو
اُن دونون سولہ سولہ مجموعون کے ساتھ جنکا پانچوین مصرع کے مجموعون مین ذکر ہوا ہے ملانے سے

۳۲ مجموعے حاصل ہوتے ہین تفصیل اُنکی یون ہے (۱) ۵۸۴۰ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۶۲۲۹ (۲)
۵۴۴۵ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۵۸۳۴ (۳) ۵۸۵۰ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۶۲۳۹ (۴) ۵۵۴۵ و
۳۸۹ کا مجموعہ ۵۸۴۴ (۵) ۵۴۴۵ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۵۸۳۴ (۶) ۵۰۵۰ و ۳۸۹ کا
مجموعہ ۵۴۳۹ (۷) ۵۱۵۵ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۵۸۴۴ (۸) ۵۰۶۰ و ۳۸۹ کا مجموعہ
۵۴۴۹ (۹) ۶۲۲۰ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۶۶۰۹ (۱۰) ۵۸۲۵ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۶۲۱۴
(۱۱) ۶۲۳۰ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۶۶۱۹ (۱۲) ۵۸۳۵ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۶۲۲۴ (۱۳) ۵۸۲۵
و ۳۸۹ کا مجموعہ ۶۲۱۴ (۱۴) ۵۴۳۰ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۵۸۱۹ (۱۵) ۵۸۳۵ و ۳۸۹ کا
مجموعہ ۶۲۲۴ (۱۶) ۵۴۴۰ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۵۸۲۹ (۱۷) ۵۹۸۹ و ۳۸۹ کا مجموعہ
۶۳۷۸ (۱۸) ۵۵۹۴ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۵۹۸۳ (۱۹) ۵۹۹۹ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۶۳۸۸
(۲۰) ۵۶۰۴ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۵۹۹۳ (۲۱) ۵۵۹۴ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۵۹۸۳ (۲۲)
۵۱۹۹ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۵۵۸۸ (۲۳) ۵۶۰۴ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۵۹۹۳ (۲۴)
۵۲۰۹ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۵۵۹۸ (۲۵) ۶۳۶۹ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۶۷۵۸ (۲۶) ۵۹۷۴
و ۳۸۹ کا مجموعہ ۶۳۶۳ (۲۷) ۶۳۷۹ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۶۷۶۸ (۲۸) ۵۹۸۴ و ۳۸۹ کا
مجموعہ ۶۳۷۳ (۲۹) ۵۹۷۴ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۶۳۶۳ (۳۰) ۵۵۷۹ و ۳۸۹ کا
مجموعہ ۵۹۶۸ (۳۱) ۵۹۸۴ و ۳۸۹ کا مجموعہ ۶۳۷۳ (۳۲) ۵۵۸۹ و ۳۸۹ کا مجموعہ
۵۹۷۸ ۔

چہل کاف کی کُلّیہ کا طریقہ موافق اعداد کے

اگر کوئی یہ چاہے کہ چہل کاف کی کُلّیہ اعداد کے موافق دیوے کیونکہ کبھی اللہ کے نام اسکے عدد کی موافق پڑھے جاتے ہین تو اس صورت مین اگر ابیات کی تعداد کی موافق تین و تین بنانا چاہین تو چاہیئے کہ اعداد کے ان تیس مجموعون مین سے مجموعہ اختیار کرلے جو سب سے زیادہ ہے اور ۶۷۶۸ ہے اس مجموعہ کو تین پر تقسیم کرلے تو اسکی ایک تہائی ۲۲۵۶ ہونگے اسقدر

چہل کاف ہر روز تین دن تک پڑھے اور اگر کوئی یہ چاہے کہ چہل کاف کی تعداد کو
چھ دن مین تمام کرے تو اسکو چاہیئے کہ وہ ۶۷۶۸ کو چھ پر تقسیم کرے حاصل قسمت ۱۲۸
اس قدر ہر روز پڑھے دن تک پڑھا کرے اور اگر کسی کو یہ منظور ہو گیارہ دن مین تمام
اور یہ تعداد وقار ریاضہ مین نہایت طبع ہے تو دس محو وہ ۶۷۶۸ کو گیارہ پر تقسیم کرے
قسمت ۶۱۵ ہوتے ہین گرد وہ ۶۱۰ باقی رہتے ہین اسلیئے مناسب ہے کہ وہ ۶۱۰ ہر
گیارہ دن تک پڑھے اور دو بچے ہوئے دو دو پچھلے دن مین پورے کرلیئے یعنی
دن ۱۶۷ پڑھے اور جو شخص چالیس دنمین پورا کرنا چاہے اسکو مناسب ہے کہ ۶۷۶۸
چالیسوین حصہ کو ۱۶۹ ہوتے ہین ہر روز پڑھا کرے اور چالیسوین دن ایسا کرے
مرتبہ پڑھے اسلیئے کہ جب ۶۷۶۸ کو چالیس پر تقسیم کرینگے تو حاصل قسمت ۱۶۹ ہوگا
۱۸ باقی رہینگے۔

چہل کاف کے پڑھنے کا دوسرا طریق

مولوی محمد اکبر صاحب لکھنوی نے لکھا ہے کہ ہمارے خاندان مین چہل کاف کے پڑھنے کا
دستور تھا اور اس صورت مین اسبات کا اختیار ہے کہ صرف نماز عشا کے بعد ۴۰ دن پڑھے
یا پنجگانہ نماز کے بعد لگاتار پڑھا کرے یا اندن مین کسی وقت کو اور سوا پڑھنے کے اور اعمال
اصلی کو وہ دیکھو اور مواظبت کرتے ہین اور اسکی نکو ادا کرنے کی صورت یہ ہے کہ ۴۰ دن
جلالی و جمالی کا مارک ہزار اور اس عرصہ مین ایک لاکھ آٹھ ہزار مرتبہ پورا کرے بس
آٹھ ہزار مرتبہ پڑھا کرے تو اس صورت مین ۴۰ دن تک پڑھنے سے ایک لاکھ دو ہزار
مرتبہ چہل کاف پوری ہو جائیگی۔
ترک جلالی کی یہ مراد ہے کہ گوشت اور مچھلی۔ آلو۔ شہد۔ مشک۔ زعفران۔ سیپ کا جانور
بخشی کی مشک مین کا پانی استعمال کرنا اور بلغم۔ اور پوست کنا چھوڑ دے۔ جو تا پیتل
اور ترک جمالی کی یہ مراد ہے کہ مصلی اور دودھ دہی سرکہ اور نمک علی اور چھوارہ کھجور وغیرہ کو ترک کرے

چہل کاف کے پڑھنے کا تیسرا طریق

شاہ مینا الدین صاحب فرماتے ہیں کہ شب کو دن سے ترک حیوانات کرے اور بدو اور بیدین سے بولی اس باز بہنگ گندنا وغیرہ کو چھوڑ دے اور بدو کی شب میں بارہ بجے کے وقت کو فصل کرے اور وضو کرکے اور تکیہ الوضو پڑھے یہ دعا پڑھے۔ یَا فَرْدُ یَا اَہْلَ یَحْیَا الْکَافِ بِحَقِّ اِطْعَامِ حَقِّ الْکَافِ وَ سَخِّرْ لِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ وَ حُصُوْلِ مُرَادِیْ بِلَا مُہْلَۃٍ وَ لَا مَکْثٍ وَ اَلِّفْ قُلُوْبَنَا بَیْنَ قُلُوْبِ الْاُمَّۃِ بِحَقِّ کَفَاکَ وَ رَبِّیْ عَاجِلًا لَا رَوَاحَ فِیْ ہٰذِہِ السَّاعَۃِ سَرِیْعًا۔ بعد اسکے چہل کاف سو مرتبہ پڑھے پھر وہی دعا پڑھے پھر دوبارہ سو مرتبہ چہل کاف پڑھے غسلہ دو ہزار مرتبہ چہل کاف پڑھے اور سر پکڑے پردہ دعا پڑھ دیا کرے اور جب سب پڑھ چکا سکرہ ختم کرے اسکے بعد بھی وہ دعا پڑھا کرے۔ دن میں بھی یہ دعا کے دن روزہ رکھے اور اسی طرح سلسلہ وار اجرات سے پڑھا کرے چہل کاف کی تاثون کو بارہ بجے کے وقت اسی طرح نہا دھو کر وضو کرکے تکیہ الوضو پڑھ کے ہزار بار چہل کاف اس دعا کے ساتھ پڑھے اور دن میں روزہ رکھے اور اس ہفتہ میں کوئی گوشت نہ کھائے اختیار کرے اور چہل کاف کے اسرار اور تاثیرات کے ظہور کا اللہ کی طرف سے وعدہ وار ہے اللہ چاہیگا تو عجیب غریب فائدہ ہوگا عجائبات کا مشاہدہ کرے گا۔

چہل کاف کے ہر ایک مصرع کے متعلق فائدہ

جو کہ کے پڑھنے والے کو یہ مناسب ہے کہ جس وقت شروع کرے اور لفظ کفاک کی بات سے کہنے والا اپنی مقصود کو حصول کو دل میں حاضر کرلے اور اسکو پورا ہوجانے پر بخوبی یقین کرے۔ جس وقت ہم اسکے مصرع پڑھے تو اپنے دل میں یہ بات جانے کہ میرا مقصد ضرور حاصل ہوگا اور ضرور دعا قبول کرے گا اور اللہ مشکل کشائی کرے گا۔

جب تیسرا مصرع پڑھے تو یہ بات دل نشین کرے کہ جو کچھ تکلیف اور مشکل مجھ پر واقع ہے باقی نہ رہیگی
عنقریب میری مصیبت کو زائل کردیگا۔

چوتھے مصرع کے مضمون پر اپنے دل مین اپنے مطلب برآری کے لیئے خوب دعا کرے تاکہ
مقصد حاصل ہوجاے۔

پانچوین مصرع پر دل مین یہ خیال جمائے کہ حق تعالی بندونکی کار برآری کرنے والا ہے اور
اُنسے شر کو دفع کرتا ہے اور مین بھی اُسکا ایک بندہ ہون میری حاجت برآری بھی کریگا یہ بات
دل مین خوب جما کر دعا کرے تاکہ جلد مقبول ہو۔

چھٹے مصرع کے پڑھنے کے وقت اپنے نفس کو خواب غفلت سے بیدار کرے کہ وہ ماسوی اللہ سے حاجت
برآری کی امید منقطع کرکے کشود کار کے لئے اللہ کی طرف مائل ہو۔

اعداد چہل کاف کے نقش تیار کرنے کا قاعدہ

اعداد چہل کاف کے نقش بھی تیار کرتے ہین اور یہ دو طرح کے ہوتے ہین مثلث اور مربع مثلث
اصطلاح مین اُس نقش کا نام ہے جسکے طول و عرض دونون طرفون مین تین تین سطرین ہون اور
سطر مین تین تین خانے اور تمام خانون کی مجموعی تعداد نو ہے اور اس نقش کی خانہ پری اس طرح
کی جاتی ہے کہ اول پہلی سطر کے دوسرے خانہ مین عدد لکھتے ہین دوسری بار تیسری سطر کے تیسرے
خانہ مین عدد بھرتے ہین تیسری بار دوسری سطر کے پہلے خانہ مین عدد لکھتے ہین چوتھی بار تیسری
سطر کے پہلے خانہ مین عدد لکھتے ہین پانچوین بار دوسری سطر کے دوسرے خانہ مین عدد درج
ہین چھٹی بار سطر اول کے تیسرے خانہ مین عدد درج کرتے ہین ساتوین بار دوسری سطر کے
تیسرے خانہ مین عدد لکھتے ہین آٹھوین بار پہلی سطر کے پہلے خانہ مین عدد بھرتے ہین اور نوین
تیسری سطر کے دوسرے خانہ مین عدد لکھتے ہین پھر اس مثلث کے خانون مین اعداد لکھنے کا یہ
ہے کہ جس مجموعہ اعداد کو اس مین لکھنا مقصود ہوتا ہے تو اُس مجموعہ مین سے بارہ عدد ساقط کرکے
باقی کو تین پر تقسیم کرتے ہین تیسرے حصہ سے جو حاصل قسمت ہے لکھنا شروع کرتے ہین مثلاً

ایک ایسے لفظ کے عدد جسکے پندرہ عدد ہوتے ہین اور انکو مثلث مین بھرنا چاہا تو انمین سے بارہ
کم دیئے تین پر تقسیم کیا تیسرا حصہ ایک ہوا پس سطر اول کے دوسرے خانہ مین ایک کا عدد
لکھدیا اور اس پر ایک اور زیادہ کرکے تیسری سطر کے تیسرے خانہ مین لکھدیا اور دو پر
ایک زیادہ کرکے دوسری سطر کے پہلے خانہ مین تین کا عدد لکھدیا اور ان تین پر ایک زیادہ
کرکے چار کا عدد تیسری سطر کے پہلے خانہ مین لکھدیا اور ان چار پر ایک اور زیادہ کرکے
پانچ کا عدد دوسری سطر کے دوسرے خانہ مین لکھدیا اور ان پانچ پر ایک زیادہ کرکے چھ کا
عدد سہ سہ پہلی سطر کے تیسرے خانہ مین لکھدیا اور ان چھ پر ایک کا اضافہ کرکے سات کا عدد
دوسری سطر کے تیسرے خانہ مین لکھدیا اور ان سات پر ایک اور اضافہ کرکے آٹھ کا عدد
پہلی سطر کے پہلے خانہ مین لکھدیا اور ان آٹھ پر ایک کا عدد بڑھا کر نو کا عدد تیسری سطر کے
دوسرے خانہ مین لکھدیا نقش کی صورت اس طرح ہے.....

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

اسکے صحت کی شناخت یہ ہے کہ ہر طرف سے جس سطر کے اعداد
جمع کرین تو وہ ایک مقدار مین نکلین مثلاً اس نقش مثلث کو
جس سطر کو جدھر سے چاہین شمار کرین پندرہ عدد پیدا ہونگے اگر یہ بات نہین تو عمل غلط ہے
جب چہل کاف کا مثلث بنانا چاہینگے تو تمام اعداد مین سے ۶۷۶۸ کا مجموعہ جو سب سے بڑا ہے
لیکر اس سے بارہ حذف کیے ۶۷۵۶ باقی رہے جب انکو تین پر تقسیم کیا تو تیسرا حصہ ۲۲۵۲ ہوے
اب اس مقدار کو مثلث کی پہلی سطر کے دوسرے خانہ مین لکھدیا پھر اس پر ایک کا عدد
بڑھا کر ۲۲۵۳ کو تیسری سطر کے تیسرے خانہ مین درج کردیا پھر اس مقدار پر ایک کا عدد
اضافہ کرکے ۲۲۵۴ کو دوسری سطر کے پہلے خانہ مین لکھدیا پھر اس پر ایک بڑھا کر ۲۲۵۵ کو
تیسری سطر کے پہلے خانہ مین درج کردیا پھر اس پر ایک اضافہ کرکے ۲۲۵۶ کو دوسری سطر
کے دوسرے خانہ مین لکھدیا پھر اس پر ایک کو بڑھا کے ۲۲۵۷ کو پہلی سطر کے تیسرے
خانہ مین لکھدیا پھر اس پر ایک کا اضافہ کرکے ۲۲۵۸ کو دوسری سطر کے تیسرے خانہ مین

لکھدیا پھر اسمین ایک بڑھا کر ۲۲۵۹ کر پہلی سطر کے پہلے خانہ مین لکھدیا پھر اس پر ایک اور بڑھا کر ۲۲۶۰ کو تیسری سطر کے دوسرے خانہ مین لکھدیا نقش چہل کاف کی مثلث کی صورت یہ ہے۔

۲۲۵۷	۲۲۵۲	۲۲۵۹
۲۲۵۸	۲۲۵۶	۲۲۵۴
۲۲۵۳	۲۲۶۰	۲۲۵۵

اسکی صحت کی جانچنے کا بھی یہی طریق ہے کہ جس طرف سے اعداد کو جمع کرین تو مساوی ہون۔

مگر مثلث کی بنانے کا یہ طریقہ اُسی وقت تک کارآمد ہے کہ مقدار اعداد مین بارہ ساقط کرکے تین پر تقسیم کرین تو ہر ایک حاصل قسمت کا حصہ مساوی ہو باقی نہ بچے اگر کوئی عدد باقی رہیگا تو اُسکے مثلث تیار کرنے کی یہ صورت ہے کہ اُسکو محو کر دینگے اور تیسری سطر کے پہلے خانہ مین جو ایک بڑھا کر عدد لکھتے یہان ایک کی جگہ دو بڑھا کر لکھینگے توضیح کے لیے اسکی ایک مثال سنو کہ اگر اعداد کا مجموعہ بیس ۲۰ ہے جب اسکا مثلث تیار کرنا چاہینگے تو اول اسمین سے بارہ گرا دینگے پھر آٹھ کو تین پر تقسیم کرینگے تیسرا حصہ اسکا پورا صحیح حاصل نہو سکیگا اسلیے ایک حصہ کو دو لینگے جب تین جگہ دو دو لیے گئے تو دو باقی بچے جب اس سے مثلث بنانا چاہا تو مثلث کی پہلی سطر کے دوسرے خانہ مین دو کا عدد لکھدیا پھر اس پر ایک اضافہ کرکے مثلث کی تیسری سطر کے تیسرے خانہ مین تین کا عدد لکھدیا پھر اس پر ایک اور بڑھا کر مثلث کی دوسری سطر کے پہلے خانہ مین چار کا ہندسہ لکھدیا اب یہان سے آگے ایسا کرینگے کہ ان چار پر ایک حسب معمول اضافہ کرکے اور ایک کا عدد معمول سے خلاف بڑھا کر چھ کو تیسری سطر کے پہلے خانہ مین لکھدینگے بعد اسکے چھ پر ایک اضافہ کرکے سات کا عدد دوسری سطر کے دوسرے خانہ مین لکھینگے اور اسی ترتیب کے ساتھ باقی ساری مثلث کی خانہ پوری کرینگے توضیح کے لیے مثال پر غور کرو۔

۵	۲	۱۰
۹	۷	۴
۳	۱۱	۶

اس نقش کا نام نقش مروح ہے اسلیے کہ لفظ مروح کے عدد بیس ۲۰ ہین۔

جاننا چاہیے کہ نقش مربع کے ہر سطر مین چار چار خانے ہوتے ہین اور اسکے نام سولہ خانے ہوتے ہین اور اسکی خانہ پوری کی ترتیب مثلث سے علیحدہ ہے۔ اسکے بھرنے کا یہ طریق ہے کہ لفظ مطلوب کے اعداد لیکر اسمین سے تیس حذف کرکے باقی کو چار پر بھی مساوی تقسیم کرنے

اور چوتھے حصہ سے عمل شروع کرین مثلاً ایک چیز کے ۱۵۸ عدد ہین ہم نے اس مین سے تین
منہا کیے تو ۱۲۸ باقی رہے انکو چار پر تقسیم کیا تو ایک حصہ کی عدد ۳۲ ہوے اسکو سطر اول کے
پہلے خانہ مین لکھینگے پھر ان پر ایک کا اضافہ کرکے ۳۳ کو دوسری سطر کے تیسرے خانہ مین
لکھینگے پھر ان پر ایک کو بڑہا کر ۳۴ کو تیسری سطر کے چوتھے خانہ مین بھرینگے پھر ان پر ایک اور
بڑہا کر چوتھی سطر کے دوسرے خانہ مین ۳۵ لکھینگے پھر ان پر ایک اور بڑہا کر چوتھی سطر کے
تیسرے خانہ مین ۳۶ لکھینگے پھر ان پر ایک زیادہ کرکے تیسری سطر کے پہلے خانہ مین ۳۷
لکھینگے پھر ان پر ایک اضافہ کرکے دوسری سطر کے دوسرے خانہ مین ۳۸ لکھینگے پھر ان پر
ایک بڑہا کر پہلی سطر کے چوتھے خانہ مین ۳۹ لکھینگے پھر ان پر ایک بڑہا کر تیسری سطر کے دوسرے
خانہ مین ۴۰ لکھینگے پھر ان پر ایک بڑہا کر چوتھی سطر کے چوتھے خانہ مین ۴۱ لکھینگے پھر ان پر ایک کا
اضافہ کرکے پہلی سطر کے تیسرے خانہ مین ۴۲ لکھینگے پھر ان پر ایک بڑہا کر دوسری سطر کے پہلے
خانہ مین ۴۳ لکھینگے پھر ان پر ایک کا اضافہ کرکے دوسری سطر کے چوتھے خانہ مین ۴۴ لکھینگے پھر
ان پر ایک بڑہا کر پہلی سطر کے دوسرے خانہ مین ۴۵ لکھینگے پھر ان پر ایک بڑہا کر چوتھی سطر کے
پہلے خانہ مین ۴۶ لکھینگے صورت نقش کی یہ ہے.....

۳۹	۴۲	۴۵	۳۲
۴۴	۳۳	۳۸	۴۳
۳۴	۴۷	۴۰	۳۷
۴۱	۳۶	۳۵	۴۶

یہ مثال اس صورت کی ہے کہ تین حصہ مساوی کی تقسیم کے
بعد کچھ باقی نہ رہے اور اگر کچھ بچ رہے مثلاً مجموعہ اعداد کا ۱۵۹ تھا
جب اس مین سے تیس ۳۰ کو گرا دیا تو ۱۲۹ باقی رہے ان کو
چار حصون پر تقسیم کیا بتیس ۳۲ حاصل قسمت ہوے مگر ایک بچا تو اسکے کھپانے کی یہ صورت ہے کہ پہلی سطر کے
پہلے خانہ مین ۳۲ لکھے اسی طرح ایک ایک عدد بڑہا کر ہر خانہ مین لکھتے ہوے بارہوین مرتبہ مین
۴۳ کا عدد دوسری سطر کے پہلے خانہ مین لکھا اور تیرہوین مرتبہ مین دوسری سطر کے چوتھے خانہ مین
بجای ۴۴ لکھنے کے ایک اور اضافہ کرکے ۴۵ لکھدیا پھر چودہوین مرتبہ مین پہلی سطر کے دوسرے
خانہ مین بدستور ایک کا اضافہ کرکے ۴۶ لکھا اور اسیطرح عمل تمام کیا توضیح کے لیے اس قسم کے

نقش مربع کی مثال دیکھو.....

۳۹	۴۲	۴۶	۳۲
۴۵	۳۳	۳۸	۴۳
۳۴	۴۸	۴۰	۳۷
۴۱	۳۶	۳۵	۴۷

یہ وہ مثال تھی جس مین ایک باقی رہا تھا اور جہان دو باقی رہین مثلاً مجموعہ اعداد کا ۱۶۰ ہے جب اس مین سے تیس نکال ڈالی تو ۱۳۰ بچے انکو چار پر تقسیم کیا تو بعد تقسیم مساوی کے ہر ایک حصہ مین ۳۲ آئے دو رہگئے تو اب اگر نقش بنائینگے تو آٹھوین مرتبہ تک ۳۲ پر ایک ایک کا اضافہ کرکے خانون مین لکھینگے اور نوین مرتبہ مین ایک کی جگہ دو اضافہ کرکے لکھینگے مثلاً نقش ذیل مین آٹھوین مرتبہ پر پہونچے تو سطر اول کی چوتھی خانہ مین ۳۹ کا عدد لکھا اور نوین مرتبہ مین جو تیسری سطر کے دوسرے خانہ مین واقع ہوگا ۴۰ کی جگہ ۴۱ لکھینگے اور بھر بدستور ایک ایک کا اضافہ کرکے باقی خانون کو پورا کرینگے صورت نقش کی یہ ہے....

۳۹	۴۳	۴۶	۳۲
۴۵	۳۳	۳۸	۴۴
۳۴	۴۸	۴۱	۳۷
۴۲	۳۶	۳۵	۴۷

اور جب کہ تین عدد تقسیم بچ رہین مثلاً مجموعہ اعداد کا ۱۶۱ ہو تو اُن مین سے تیس گرا کر چار پر تقسیم کیا تو فی حصہ ۳۲ ہوئے اور تین باقی رہگئے عمل اس وقت مین یون کرینگے کہ پہلے مرتبہ کو جو سطر اول کی خانہ اول سے شروع ہوتا ہے ۳۲ سے شروع کرکے ایک کی زیادتی ہر خانہ مین کرکے چوتھی مرتبہ مین جو چوتھی سطر کے دوسری خانہ مین پورا ہوتا ہے ۳۵ بھرینگے بعد اسکے ایسا کرینگے کہ پانچوین مرتبہ مین جو چوتھی سطر کے تیسرے خانہ مین پیدا ہوتا ہے ایسا کرینگے کہ یہان حسب دستور سابق جو ایک عدد زیادہ کیا جاتا اسکی جگہ دو کا اضافہ کرینگے یعنی چوتھی سطر کی تیسری خانہ مین کہ وہ ۳۵ کی بعد ۳۶ کا مرتبہ ہے اس ۳۶ پر ایک اور اضافہ کرکے ۳۷ لکھدینگے اور اُن تین عدد زائد کو جو حاصل تقسیم کے بعد بچے تھے کالعدم سمجھینگے ایسے نقش کی صورت یہ ہے۔

۴۰	۴۳	۴۶	۳۲
۴۵	۳۳	۳۹	۴۴
۳۴	۴۸	۴۱	۳۸
۴۲	۳۷	۳۵	۴۷

جب یہ تفصیل معلوم ہوچکی تو اب چہل کاف کی مربع بنانے کی ترکیب سنو کہ اسکے سب سے بڑے مجموعہ اعداد یعنی ۶۸۷۶۹ سے تیس گرا دیئے تو ۶۷۳۸ رہے جب اسکو چار پر تقسیم کیا تو

تو ایک جو ہمائی حصہ ایک کا ۱۶۸۴ ہوا اور دو عدد ہر ایک کو ان ۱۶۸۴ کو مربع کے پہلے خانہ مین لکھدیا
پھر ایک کا اضافہ کرکے ۱۶۸۵ کو دوسری سطر کے تیسرے خانہ مین لکھدیا پھر اس پر ایک اضافہ
کرکے ۱۶۸۶ کو تیسری سطر کے چوتھے خانہ مین لکھدیا پھر اس پر ایک بڑھا ۱۶۸۷ کو چوتھی سطر کے
دوسرے خانہ مین لکھدیا پھر اس پر ایک اضافہ کرکے ۱۶۸۸ کو چوتھی سطر کے تیسرے خانہ مین
لکھدیا پھر اس پر ایک کا اضافہ کرکے ۱۶۸۹ کو تیسری سطر کے پہلے خانہ مین لکھدیا پھر
اس پر ایک اضافہ کرکے ۱۶۹۰ کو دوسری سطر کے دوسرے خانہ مین لکھدیا پھر اس پر ایک
اضافہ کرکے ۱۶۹۱ کو پہلی سطر کے چوتھے خانہ مین لکھدیا جب یہان پہونچے تو وہ دو عدد جو تقسیم
سے باقی رہے تھے نظر انداز کرکے ۱۶۹۱ پر دو کا عدد اضافہ کرکے تیسری سطر کے دوسرے خانہ مین
۱۶۹۳ لکھدیا پھر اس پر ایک بنسبت مقرر اضافہ کرکے ۱۶۹۴ چوتھی سطر کے چوتھے خانہ مین لکھدیا
اور اسی طرح ایک ایک کے اضافہ سے تمام خانونکو پورا کر لیتے ہین چہل کاف کے نقش مربع صورت یہ

۱۶۸۴	۱۶۹۸	۱۶۹۵	۱۶۹۱
۱۶۹۶	۱۶۹۰	۱۶۸۵	۱۶۹۷
۱۶۸۹	۱۶۹۳	۱۷۰۰	۱۶۸۶
۱۶۹۹	۱۶۸۷	۱۶۸۸	۱۶۹۴

اب ہم اعداد چہل کاف کے چھوٹے سے چھوٹے مجموعہ کو لیکر
مثلث اور مربع بناکر دکھلاتے ہین تاکہ خوب ذہن نشین ہو جائے
اور وہ ۵۴۳۹ ہے اس سے مثلث یون ہوگا کہ اس سے
بارہ عدد گرا دیئے جائین تو ۵۴۲۷ باقی رہینگے اس کو

تین حصون پر تقسیم کیا تو تیسرا حصہ ۱۸۰۹ ہوا اس مقدار کو مثلث کے پہلے مرتبہ کے خانہ مین کہ وہ سطر
اول کا دوسرا خانہ ہے لکھا پھر اس پر ایک بڑھا کر دوسرے مرتبہ کے خانہ مین کہ وہ تیسری سطر کا تیسرا
خانہ ہے لکھا اسی طرح ایک ایک بڑھا کر ہر ایک خانہ کو اپنے اپنے مرتبہ کی موافق پورا کیا تو مثلث پورا
ہوگیا جسکی یہ صورت ہے .....

۱۸۱۶	۱۸۰۹	۱۸۱۴
۱۸۱۱	۱۸۱۳	۱۸۱۵
۱۸۱۲	۱۸۱۷	۱۸۱۰

اور مربع اسکا اس طرح تیار ہوگا کہ تعداد ۵۴۳۹ مین سے تین
طرح کر دیئے تو ۵۴۰۹ باقی رہے اسکو چار جگہ تقسیم کیا تو چوتھا حصہ
۱۳۵۲ ہوا اور ۲ بچے ان ۱۳۵۲ کو مربع کی پہلی سطر کے پہلے خانہ مین لکھدیا پھر اس پر ایک اضافہ کرکے

۱۳۵۳ کو دوسری سطر کے تیسرے خانہ مین لکھدیا پھر اس پر ایک اضافہ کرکے ۱۳۵۴
تیسری سطر کے چوتھی خانہ مین لکھا پھر اس پر ایک بڑھا کر ۱۳۵۵ کو چوتھی سطر کے دوسری خانہ
لکھا پھر اس پر ایک اضافہ کرکے ۱۳۵۶ کو چوتھی سطر کے تیسرے خانہ مین لکھا پھر اس پر ایک
اضافہ کرکے ۱۳۵۷ تیسری سطر کے پہلے خانہ مین لکھا پھر اس پر ایک بڑھا کر ۱۳۵۸ کو دوسری
سطر کے دوسرے خانہ مین لکھا پھر اس پر ایک اضافہ کرکے ۱۳۵۹ پہلی سطر کے چوتھی
لکھا پھر اس پر ایک اضافہ کرکے ۱۳۶۰ تیسری سطر کے دوسرے خانہ مین پھر اس مقدار
ایک عدد بڑھا کر ۱۳۶۱ چوتھی سطر کے چوتھی خانہ مین لکھا پھر اس مقدار پر ایک بڑھا کر ۱۳۶۲
کے تیسرے خانہ مین لکھا پھر اس پر ایک اضافہ کرکے ۱۳۶۳ دوسری سطر کے پہلے
لکھا اسکے بعد کو مرتبہ پر جو دوسری سطر کے چوتھی خانہ مین واقع ہے ایک عدد کی جگہ دو بڑھا کر
لکھدیا پھر ہر ایک مرتبہ پر ایک ایک عدد اضافہ کرکے مربع کو پورا کیا۔

۱۳۵۹	۱۳۶۴	۱۳۶۶	۱۳۵۲
۱۳۶۵	۱۳۵۳	۱۳۵۸	۱۳۶۳
۱۳۵۴	۱۳۶۸	۱۳۶۰	۱۳۵۷
۱۳۶۱	۱۳۵۶	۱۳۵۵	۱۳۶۷

تتمہ

خاتمۃ الطبع از مولوی حافظ نور الحسن صاحب ذہین نابینا کرتپوری خلف مولوی خلیفہ احسن صاحب

حمد اُس ذات کے لیئے زیبا ہے جو اپنے ماسوا کا مقصد اعلیٰ ہے وہ واجب الوجود ہے مذہب مین مختلف
پوجا جاتا ہے اور مختلف نتائج اُسکی پرستش کے ہر عابد کے مقصد کے موافق دیکھے جاتے ہین اُس نے
اپنی توحید اور طریقہ عبادت کی تعلیم کو واسطے انبیاء و رسل آدم سے تا خاتم المرسلین علیہ و علیہم السلام
اُنکی اثر تعلیم نے ایک آفتاب کی شعاعون کی طرح مختلف اثر طبیعتون پر ڈالے صد یقین علما تہذیب
عاملین فقہا مناظر متکلم اہل نقل اور اہل عقل نئے رنگ مین تعلیم کے اثر سے لطف زندگی اُٹھا

اور ایک سند ہو رہی ہیں ایک انہیں ہی عاملین کا گروہ ہی جو محض انبیا اور انکے جانشینوں کے کلام کی
اثر حال و مقبض کی امید پر نہایت عجز و نیاز سے پیشانیہ مجاہدہ و کمال تخلص سے اسکے اعمال کو
مدت کی توقع میں اس پھیلاوے ہوئے ہیں بیچ تو یہ ہی کہ لاتقنطوا من رحمۃ اللہ کی منشا کو بدرجہ
یہی گروہ بھائی عملہ نام اعمال وعدیہ کا عاملوں کے فرقوں میں ایک زمانے جہل کاف بھی مشہور
ہی حال الشیخ کی نزدیک حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے مدوں کسی اسناد کی نسب کیجانی
ہی اور اس نسخہ کی تحقیق میں حضرت غوث الثقلین قطب الدین جناب غوث الاعظم پیران پیر
شیخ عبد القادر جیلانی حسنی الحسینی کیطرف سند ہی اعمال کی اسناد سوا اعمال حدیث قرآن کی
صحیح طور ثابت ہوا شکل ہی لہذا اسی جہل کاف کی اس جہل کاف کی دلایت بھی ہی فارہ اسکے
بیشمار دیکھے جاتے ہیں عاملین کی ہمیشہ دو دین شمال ہی خصوصاً قادریہ علیہ کہ عاملوں اس کی
سوا بعلت اکثر کے ہیں اسی عجیب عبارت میں اسکی ترتیب جو بحیثیت کثرت حرف کاف کے
تازہ معلوم ہوتی ہی ایک وجہ خاص بھی ہی حال کی کہ چند امور کی ضرورت ہی پرہیزگاری اور
تحقیق اور نصیحت بہت کسی مرشد سے اعمال کو استعمال کی اجازت۔ علم نجوم اور جفر کا جاننا ہی
ترتیب اعمال جفری ہوتی ہی اس علم میں ہر ایک حرف کی خاصیت الجا آبی بادی آتشی خاکی
ہوا اسکے سوال کا نام کسی برج اور سیارہ کا تعلق قید وقت اور پابندی کان اور نقوش کی
ترتیب اور زکوۃ کے طریقہ غریب کا بنانا ان علوم سے سیکھ سکتے ہیں۔ اسی علم ضروریہ ماہی
ترتیب بھی ہی اس عبارت میں کاف کا شہرہ نام جہل کاف کی اسمادی وجہ سے ہے اگر
عاملین عام سہولت کی غرض ہی جناب مولوی حکیم محمد مخدوم الغنی خان صاحب
نے بشرح اس زمانے جہل کاف کی لکھی جسکو میں نے تمام بحال کی تصحیح الفاظ ترتیب
علم نجوم کی تعلیم اختلاف عبارات تحقیق لغات ترکیب نحوی طرق زکوۃ تنقیح ترتیب نو
کر کیا ہے وہ جہل ہی عاملوں کے گروہ کو اس مالی نظم کرنے
کا وہ ضرورت تھی اس فرقہ پر حکیم صاحب موصوف ذی احسان

ست مادہ پر بھی کی اسپ ہے۔ یہ کتاب نہایت خوبی اور اہتمام سے مطبع مطلع العلوم
میں مرادآباد میں اہتمام منشی الیاس ابن علی صاحب کے زیر طبع ہے۔ ۱۹۰۰ کو چھپائی گئی

اطلاع

مطبع مطلع العلوم مرادآباد میں ہر قسم کا مہر ہولی بنارسی اگری نمبر کھانت چھاپا جاتا ہے اور وقت معین پر بنا کر
بھیجا جاتا ہے۔ عرضہ الطلب واردہ ہوتا ہے۔

فہرست بعض کتب مفیدہ مطبع مطلع العلوم مرادآباد

کتب خانہ مقصود مقصد مطلع کی سن ۱۲۷۵ ہجری
نوادر ایران۔ نسخہ قرآن مجید مذہبی
ہندی کی پکار پر اور مناجات ہندی کا نمونہ
ثمرات علمیات۔ سلیس فارسی۔ جس میں حضرت
امام حسن صاحب جلالی سیر پر مظہر جانجاناں کے
حالات اور صاحب الی۔ شاہ ولی اللہ صاحب
اور صاحب الی۔ ابراہیم کو کتاب فتوحات
اور مناجات ہندی کا نمونہ
سلیس فارسی۔ جس میں حضرت
امام حسن صاحب جلالی سیر پر مظہر جانجاناں کے
حالات اور صاحب الی۔ شاہ ولی اللہ صاحب
اور صاحب الی۔ ابراہیم کو کتاب فتوحات
اور مناجات ہندی کا نمونہ
ثمرات علمیات۔ سلیس فارسی۔ جس میں حضرت
امام حسن صاحب جلالی سیر پر مظہر جانجاناں کے
حالات اور صاحب الی۔ شاہ ولی اللہ صاحب
اور صاحب الی۔ ابراہیم کو کتاب فتوحات
اور مناجات ہندی کا نمونہ

حیات اجتہادین فارسی وشرح عہد کا کارنامہ
خیابان آفرینش منشی امیر احمد صاحب
جلالی سید تذکرہ ولایات کا مولد شریف
محامد خاتم النبیین دیوان نعتیہ۔
فیصلہ مقدمہ علی کی سنوا
ملخص تسلیم۔ یہ کتاب فن آبخ گوئی
منشی انوار حسین صاحب تسلیم کی تصنیف
یہ کتاب اپنی فن میں بے نظیر ہے قیمت کا حال معلوم
ایضاً کا حال معلوم

(تنبیہ) اطلاع شدہ امسال ہے کہ یہ کتاب چھپ
مطبع مطلع العلوم مرادآباد کی ہے خانہ کتاب
منشی انوار حسین صاحب کی گئی۔

مطبع مطلع العلوم مرادآباد